سوال

(193) ذباح کرنے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت اس کی حلق کاٹی جائے پھر وہ جانور زور کرے بھاگ جائے دونوں رگیں نہ کاٹی جاسکیں۔

آیا ایسے جانور کو دوبارہ ذبح کرنا چاہیے؟ اور کیا دوبارہ ذبح کرنے سے قربانی ادا ہوجائے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ذبح میں جن رگوں کا کاٹا جانا ضروری ہے اس بارے میں ائمہ مختلف الاقوال ہیں امام اعظم یعنی امام مالک وابو یوسف کے نزدیک :

1۔ حلقوم (مجری نفس)۔

2۔ مری مجری الطعام والشراب یعنی : زنخرا)۔

3۔ ودجین (عرقان متقابلان وہما محیطان بالحلقوم یعنی نوشہ رگ) چاروں کا قطع ہونا ضروری ہے (المغنی13/303)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا : انھر الدم بماشئت (مسند احمد4/258) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں شہ رگوں کا قطع ہونا بھی ضروری ہے کیوں کہ یہ دونوں رگیں مجری دم ہیں پس بغیر ان کے کٹے ہوئے اجرا دم نہیں ہوسکتا۔ اور ابوداود میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شریطة الشیطان وہی اللتی تذبح فتقطع الجلد ولاتفری الاوداج ثم تترک حتی تموت (امام شافعی وامام احمد صرف حلقوم اور مری کے قطع کو ضروری بتاتے ہیں : لانہ قطع فی محل الذبح مالا تبقی الحیاة مع قطعہ فاشبہ مالو قطع الاربعة (مغنی3/304) وقال الشافعی : یکفی ولولم یقطع من الودجین شئیا لانہما قد یسلان من الانسان وغیرہ فیعیشن (فتح9/641)

امام بوحنیفہ کے نزدیک ان چاروں میں سے تین قطع ہونا ضروری ہے۔ لانہ للاکثر حکم الکل. امام سفیان ثوری کے نزدیک صرف شہ رگوں کا قطع ضروری ہے وَعَنِ الثَّورِيّ إن قَطَعَ الْوَدَجَيْنِ أَجزَأَ وَلَولَمْ يَقْطَعِ الْحُلْقُومَ وَالْمرِيءَ وَعَنْ مَالِكٍ وَاللَّيثِ يُشْتَرَطُ قَطْعُ الْوَدَجَيْنِ وَالْحُلقُومَ فَقَطْ وَاحْتُجَّ لَهُ بِمَا فِي حَدِيثِ رَافِعٍ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَإِنْهَارُهُ

میرے نزدیک امام مالک کا مذہب راجح اور قوی ہے۔ صورت مسؤلہ میں چوں کہ ذبح کے وقت دونوں رگیں (ودجین) جن کا قطع ضروری نہیں کاٹی جاسکیں اس لئے یہ ذبح کافی نہیں ہوگا

پس اسے جانور کا قبل اس کے مرنے کے فورا دوبارہ ذبح کرنا چاہیے۔

دوبارہ ذبح کرنے سے قربانی ادا ہوجائے گی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الاَضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 394

محدث فتویٰ